

۸۸- کتاب الدیات

کتاب دیتوں کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شیخ حضرت امام بخاری نے اس باب میں قتل عمد کا بھی بیان کیا ہے جس میں قصاص لازم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قتل عمد میں بھی جب وارث قصاص معاف کر دیں اور دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے۔

۱۰ باب قول الله تعالى :

﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ﴾ [النساء : ۹۳]۔
اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے اس کی سزا جہنم ہے۔

شیخ اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ غلو سے اس آیت میں بہت دنوں تک رہنا مراد ہے نہ کہ ہمیشہ رہنا کیونکہ ہمیشہ تو دوزخ میں وہی رہے گا جو کافر مرے گا۔ بعضوں نے کہا کہ جو مسلمان کو اسلام کی وجہ سے مارے گا اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہو گا اور وہ ہمیشہ ہی دوزخ میں رہے گا اس سے نہیں نکل سکتا۔

۶۸۶۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَإِبِلَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْ تَدْعُوَ اللَّهَ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ)) قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: ((ثُمَّ أَنْ تَوَازِي بِحَبْلَيْهِ جَارَكَ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا ﴿وَالَّذِينَ

(۶۸۶۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو وائل نے، ان سے عمرو بن شرحبیل نے بیان کیا، ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب یعنی خود آپ نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ اللہ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ پوچھا پھر کون؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس ڈر سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ پوچھا پھر کون؟ فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پھر اللہ

تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی ”اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ کسی ایسے انسان کی ناحق جان لیتے ہیں جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کرے گا“ آخر آیت تک۔

[راجع: ۴۴۷۷]

سنن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہلی ہیں اسلام میں نمبر چھ پر ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے خاص اخصاص خادم ہیں سفرو حضر میں۔ دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور تیسری دفعہ مدینہ میں دائمی ہجرت کی اور خاص طور پر جنگ بدر اور احد، خندق، حدیبیہ، خیبر اور فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ پستہ قد، لاغر جسم، گندم گوں رنگ اور سر پر کانوں تک نمائیت نرم و خوبصورت زلف تھے اور علم و فضل میں بہت بڑے ہوئے تھے۔ اس لیے خلافت فاروقی میں کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ بعد میں مدینہ آگئے اور سنہ ۳۳ھ میں مدینہ ہی میں ساٹھ برس سے کچھ زیادہ عمر یا کر وقت پائی اور بقیع غرقہ میں دفن ہوئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاه آمین۔

(۶۸۶۲) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعد بن العاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن اس وقت تک اپنے دین کے بارے میں برابر کشادہ رہتا ہے (اسے ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے جہاں ناحق کیا تو مغفرت کا دروازہ تنگ ہو جاتا ہے۔

(۶۸۶۳) مجھ سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسحاق نے بیان کیا، انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا، وہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ ہلاکت کا بھنور جس میں گرنے کے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ ناحق خون کرنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔

[راجع: ۶۸۶۲]

(۶۸۶۴) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے ابو داؤد اکل نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان خون خرابے کے فیصلہ جات کئے جائیں گے۔

لَا يَذْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا
يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا

۶۸۶۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ، مَا لَمْ يُصِْبْ دَمًا حَرَامًا)). [طرفه في: ۶۸۶۳]

۶۸۶۳- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرِطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفَكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلٍّ.

[راجع: ۶۸۶۲]

۶۸۶۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ)). [راجع: ۶۵۳۳]

سنن پہلے حضرت خاتون جنت اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے خون کا دعویٰ کریں گی جیسا کہ دوسری روایت میں ہے۔ یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ سب سے پہلے نماز کی پرش ہوگی کیونکہ نماز حقوق اللہ میں سے ہے اور خون حقوق العباد میں سے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کی پرش ہوگی اور حقوق العباد میں پہلے

ناحق خون کی پرش ہے۔ خون ناحق کسی مسلم کا ہو یا غیر مسلم کا، دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ اس سے اسلام کی انسانیت پروری پر جو روشنی پڑتی ہے وہ صاف ظاہر اور بہت ہی واضح ہے۔

(۶۸۶۵) ہم سے عبدان نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا، کہا ہم کو یونس نے خبر دی، ان سے زہری نے، کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عدی نے بیان کیا، ان سے بنی زہرہ کے حلیف مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ بدر کی لڑائی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر جنگ کے دوران میری کسی کافر سے مڈ بھڑ ہو جائے اور ہم ایک دوسرے کو قتل کرنے کی کوشش کرنے لگیں پھر وہ میرے ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر اسے کاٹ دے اور اس کے بعد کسی درخت کی آڑ لے کر کہے کہ میں اللہ پر ایمان لایا تو کیا میں اسے اس کے اس اقرار کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اسے قتل نہ کرنا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے تو میرا ہاتھ بھی کاٹ ڈالا اور یہ اقرار اس وقت کیا جب اسے یقین ہو گیا کہ اب میں اسے قتل ہی کر دوں گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اسے قتل نہ کرنا کیونکہ اگر تم نے اسے اسلام لانے کے بعد قتل کر دیا تو وہ تمہارے مرتبہ میں ہو گا جو تمہارا اسے قتل کرنے سے پہلے تھا یعنی معصوم معلوم الدم اور تم اس کے مرتبہ میں ہو گے جو اس کا اس کلمہ کے اقرار سے پہلے تھا جو اس نے اب کیا ہے (یعنی ظالم مباح الدم)

(۶۸۶۶) اور حبیب بن ابی عمرہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان کافروں کے ساتھ رہتا ہو پھر وہ ڈر کے مارے اپنا ایمان چھپاتا ہو، اگر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے یہ کیونکر درست ہو گا خود تو بھی تو کمہ میں پہلے اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

باب سورہ مائدہ میں فرمان کہ جس نے مرتے کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچا لی

۶۸۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ، وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتُلْنَا فَضَرْبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاحَظْتُ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ: أَسَلَّمْتُ لَكَ أَفَقُتْلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقْتُلْهُ)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَفَقُتْلُهُ؟ قَالَ: ((لَا تَقْتُلُهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ، فَإِنَّهُ بِمَنْزِلِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَأَنْتَ بِمَنْزِلِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ)). [راجع: ۴۱۹]

۶۸۶۶- وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عُمَرَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْمِقْدَادِ: ((إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلِ)).

۲- باب قول الله تعالى: ﴿وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ من احياها كاعني یہ ہے جس نے ناحق خون کرنا حرام رکھا گویا اس نے اس عمل سے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

اس لیے یہ ناحق خون ایک کرے یا تمام کریں گناہ میں برابر ہیں اور جس نے ناحق خون سے پرہیز کیا تو گویا سب لوگوں کی جان بچالی۔

(۶۸۶۷) ہم سے قیسہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے، ان سے عبد اللہ ابن مروہ نے، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو جان ناحق قتل کی جائے اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم ﷺ کے پہلے بیٹے (قاتل پر) پڑتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ لَكَانَ أَحْيَا النَّاسِ جَمِيعًا.

۶۸۶۷- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا)).

[راجع: ۳۳۳۰]

کیونکہ اس نے دنیا میں ناحق خون کی بنیاد ڈالی اور جو کوئی برا طریقہ قائم کرے تو قیامت تک جو کوئی اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اسکے قائم کرنے والے پر پڑتا رہے گا جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے بدعات ایجاد کرنے والوں کا بھی یہی حال ہو گا۔

(۶۸۶۸) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہیں واقد بن عبد اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا مجھ کو میرے والد نے اور انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے بعد کافر بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگ جاؤ۔

۶۸۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). [راجع: ۱۷۴۲]

معلوم ہوا کہ مسلمان کا قتل ناحق آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر ہو، اس سے تو کافر ہی ہو جائے گا۔

(۶۸۶۹) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے غندر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے علی بن مدرک نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے ابو زرہ بن عمرو بن جریر سے سنا، ان سے جریر بن عبد اللہ بن جلی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے دن فرمایا، لوگوں کو خاموش کرادو۔ (پھر فرمایا) تم میرے بعد کافر بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردن مارنے لگے۔ اس حدیث کی روایت ابو بکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے کی ہے۔

۶۸۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: لِيَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ اسْتَنْصَتِ النَّاسَ: ((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)). رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ۱۲۱]

ناحق مسلمان کا خون کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے کفر سے تعبیر فرمایا مگر صد افسوس کہ قرن اول ہی سے

دشمنان اسلام نے سازش کر کے مسلمانوں کو باہمی طور پر ایلا لڑایا کہ امت آج تک اس کا خمیازہ بھگت رہی ہے۔ فلیبکوا علی الاسلام من کان باکیا۔

(۶۸۷۰) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے فراس نے، ان سے شعبی نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا، کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا یا فرمایا کہ ناحق دوسرے کا مال لینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا ہیں۔ شک شعبہ کو تھا اور معاذ نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کا مال ناحق لینے کے لیے جھوٹی قسم کھانا اور والدین کی نافرمانی کرنا یا کہا کہ کسی کی جان لینا۔

۶۸۷۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ لِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ - أَوْ قَالَ - أَلْيَمِينِ الْغُمُوسُ)) شَكَّ شُعْبَةُ، وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: ((الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَالْيَمِينُ الْغُمُوسُ، وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ - أَوْ قَالَ - وَقَتْلُ النَّفْسِ)).

[راجع: ۶۶۷۵]

یہ سارے کبیرہ گناہ ہیں جن سے توبہ کے بغیر مرجان دوزخ میں داخل ہوتا ہے۔ باب اور احادیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

(۶۸۷۱) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الصمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گناہ کبیرہ۔ اور ہم سے عمرو نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو بکر نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑے گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی کی ناحق جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا ہیں یا فرمایا کہ جھوٹی گواہی دینا۔

۶۸۷۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكِبَائِرُ)) وَحَدَّثَنَا عَمْرُو، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَكْبَرُ الْكِبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ - أَوْ قَالَ - وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)).

ان میں شرک ایسا گناہ ہے کہ جو بغیر توبہ کے مرے گا وہ ہمیشہ کے لیے دوزخی ہو گیا۔ جنت اس کے لیے قطعاً حرام ہے۔ بت پرستی ہو یا قبر پرستی ہر دو کی یہی سزا ہے۔ دوسرے گناہ ایسے ہیں جن کا مرتکب اللہ کی مشیت پر ہے وہ چاہے عذاب کرے چاہے بخش دے۔ آیت شریفہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الخ، میں یہ مضمون مذکور ہے۔

(۶۸۷۲) ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا ہم سے حصین نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو ظبیان

۶۸۷۲- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ

کیا، کہا کہ میں نے اسامہ بن زید بن حارثہؓ سے سنا، انہوں نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ کی طرف (مم پر) بھیجا۔ بیان کیا کہ پھر ہم نے ان لوگوں کو صبح کے وقت جالیا اور انہیں شکست دے دی۔ راوی نے بیان کیا کہ میں اور قبیلہ انصار کے ایک صاحب قبیلہ جہینہ کے ایک شخص تک پہنچے اور جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کہا کہ ”لا الہ الا اللہ“ انصاری صحابی نے تو (یہ سنتے ہی) ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اپنے نیزے سے اسے قتل کر دیا۔ راوی نے بیان کیا کہ جب ہم واپس آئے تو اس واقعہ کی خبر نبی کریم ﷺ کو ملی۔ بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسامہ! کیا تم نے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد اسے قتل کر ڈالا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے صرف جان بچانے کے لیے اس کا اقرار کیا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پھر فرمایا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے بعد قتل کر ڈالا۔ بیان کیا کہ آنحضرت اس جملہ کو اتنی دفعہ دہراتے رہے کہ میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی کہ کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔

[راجع: ۴۲۶۹]

تشیخ اسی دن مسلمان ہوا ہوتا کہ اگلے گناہ میرے اوپر نہ رہتے۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ دل کا حال اللہ کو معلوم ہے، جب اس نے زبان سے کلمہ توحید پڑھا تو اس کو چھوڑ دینا تھا، مسلمان سمجھنا تھا۔ اس حدیث سے کلمہ توحید پڑھنے والے کا مقام سمجھا جاسکتا ہے۔ کاش ہمارے وہ علمائے کرام و واعظین حضرات جو بات بات پر تیر کفر چلاتے رہتے ہیں اور اپنے مخالف کو فوراً کافر بے ایمان کہہ ڈالتے ہیں کاش اس حدیث پر غور کر سکیں اور اپنے طرز عمل پر نظر مانی کر سکیں، لیکن۔

بڑی مشکل سے ہوتا ہے جن میں دیدہ ور پیدا

(۶۸۷۳) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید نے بیان کیا، ان سے ابو الخیر نے، ان سے صاکی نے اور ان سے عباده بن صامتؓ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے (منیٰ میں لیلۃ العقبہ کے موقع پر) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ہم نے اس کی بیعت (عہد) کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، ہم چوری

۶۸۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنِ الصَّنَابِجِيِّ، عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النَّبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، بِأَنَّهُمْ عَلَى أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا

نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، کسی کی ناحق جان نہیں لیں گے جو اللہ نے حرام کی ہے، ہم لوٹ مار نہیں کریں گے اور آپ کی نافرمانی نہیں کریں گے اور یہ کہ اگر ہم نے اس پر عمل کیا تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ہم نے ان میں سے کسی طرح کا گناہ کیا تو اس کا فیصلہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے یہاں ہو گا۔

[راجع: ۱۸]

جو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

(۶۸۷۴) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ حضرت ابو موسیٰ بن جعفر نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

نَزْنِي، وَلَا نَسْرِقُ، وَلَا نَقْتُلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَلَا نَنْتَهَبُ وَلَا نَعْصِي بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ.

۶۸۷۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)). رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [طرفہ فی: ۷۰۷۰۰].

اگر مباح سمجھ کر اٹھاتا ہے تو کافر ہو گا اور جو مباح نہیں سمجھتا تو کافر نہیں ہوا مگر کافروں جیسا کام کیا اس لیے مخفی بنا فرمایا کہ وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ کافر ہے۔

(۶۸۷۵) ہم سے عبد الرحمن بن المبارک نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے، کہا ہم سے ایوب اور یونس نے، ان سے امام حسن بصری نے، ان سے احنف بن قیس نے کہ میں ان صاحب (علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) کی جنگ جمل میں مدد کے لیے تیار تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے پوچھا، کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ ان صاحب کی مدد کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ جب دو مسلمان تلوار کھینچ کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک تو قاتل تھا لیکن مقتول کو سزا کیوں ملے گی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ بھی اپنے قاتل کے قتل پر آمادہ تھا۔

۶۸۷۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَ يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا التَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَلِقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: ((إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ)). [راجع: ۳۱]

مگر اتفاق سے یہ موقع اس کو نہ ملا خود مارا گیا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بلا وجہ شرعی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو مارنے کی نیت کرے۔

۳- باب قول اللہ تعالیٰ :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ: الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَاعْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٍ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [البقرة: ۱۷۸]

۴- باب سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقَرَّ

وَالِإِقْرَارِ فِي الْخُدُودِ

۶۸۷۶- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضِيَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا أَفْلَانٌ أَوْ فُلَانٌ؟ حَتَّى سَمِعِي الْيَهُودِيَّ قَاتِمِي بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ.

[راجع: ۲۴۱۳]

باب اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں فرمایا ”اے ایمان والو! تم میں جو لوگ قتل کئے جائیں ان کا قصاص فرض کیا گیا ہے۔“ آزاد کے بدلہ میں آزاد اور غلام کے بدلہ میں غلام اور عورت کے بدلہ میں عورت۔ ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہیے اور دیت کو اس فریق کے پاس خوبی سے پہنچا دینا چاہیے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اسکے بعد بھی زیادتی کرے اس کیلئے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔“

باب حاکم کا قاتل سے پوچھ گچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کر لے اور حدود میں اقرار (اثبات جرم کے لیے) کافی ہے۔

(۶۸۷۶) ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں رکھ کر کچل دیا پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ فلاں نے، فلاں نے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا (تو لڑکی نے سر کے اشارہ سے ہاں کہا) پھر یہودی کو نبی کریم ﷺ کے یہاں لایا گیا اور اس سے پوچھ گچھ کی جاتی رہی یہاں تک کہ اس نے جرم کا اقرار کر لیا چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں سے کچلا گیا۔

اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں کہ قصاص ہمیشہ تلوار ہی سے لیا جائے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مرد عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ بعض لوگوں نے اس سے دلیل لی ہے کہ اجماع کا منکر کافر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ ایسی اجماعی بات کا منکر کافر ہے جس کا وجوب شریعت سے توازراً ثابت ہو لیکن جس مسئلہ کا ثبوت حدیث صحیح متواتر یا آیت قرآن سے ثابت نہ ہو اور اس میں کوئی اجماع کا خلاف کرے تو وہ کافر نہ ہو گا۔ قاضی عیاض نے کہا جو عالم کے حدوث کا منکر ہو اور اسے قدیم کے وہ کافر ہے اور جماعت کے چھوڑنے میں باغی اور رہزن اور اس قول سے مڑنے والے اور امام برحق سے مخالفت کرنے والے بھی آگئے ان کا بھی قتل درست ہے۔

۵- باب إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بَعْصَا

امام بخاری رحمہ اللہ نے ترجمہ باب گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ اس صورت میں قاتل کو بھی پتھریا لکڑی سے قتل کریں گے یا تلوار سے۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ ہمیشہ قصاص تلوار سے لیا جائے گا اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ جس طرح قاتل نے قتل کیا ہے اس

طرح بھی قصاص لے سکتے ہیں۔

(۶۸۷۷) ہم سے محمدؐ نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن ادریس نے خبر دی، انہیں شعبہ نے، انہیں ہشام بن زید بن انس نے، ان سے ان کے دادا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر اسے ایک یہودی نے پتھر سے مار دیا۔ جب اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا تو ابھی اس میں جان باقی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر (انکار کے لیے) اٹھایا پھر آنحضرت ﷺ نے پوچھا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ لڑکی نے اس پر بھی سر اٹھایا۔ تیسری مرتبہ آنحضرت ﷺ نے پوچھا فلاں نے تمہیں مارا ہے؟ اس پر لڑکی نے اپنا سر نیچے کی طرف جھکا لیا (اقرار کرتے ہوئے جھکا لیا) چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس شخص کو بلایا تب آپؐ نے دو پتھروں سے کچل کر اس کو قتل کرایا۔

باب اللہ تعالیٰ نے سورۃ مائدہ میں فرمایا کہ

”جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ اور ناک کا بدلہ ناک اور کان کا بدلہ کان اور دانت کا بدلہ دانت اور زخموں میں قصاص ہے، سو کوئی اسے معاف کر دے تو وہ اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کرے تو وہ ظالم ہیں۔“

(۶۸۷۸) ہم سے عمر بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے میرے والد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن مرہ نے بیان کیا، ان سے مسروق نے بیان کیا اور ان سے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون جو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ماننے والا ہو حلال نہیں ہے البتہ تین صورتوں میں جائز ہے۔ جان کے بدلہ جان لینے والا، شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والا اور اسلام سے نکل جانے والا (مرتد) جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

۶۸۷۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْصَاحُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ: لَوْ مَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ: فَجِئْتُ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فُلَانٌ قَتَلَكَ؟)) فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ: ((فُلَانٌ قَتَلَكَ)) فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ: ((فُلَانٌ قَتَلَكَ؟)) فَحَفِضَتْ رَأْسَهَا لَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ. [راجع: ۲۴۱۳]

۶- باب قول الله تعالى:

﴿أَنْ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [المائدة: ۴۵].

۶۸۷۸- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بِأَخْذِ ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ)).

باب پھر سے قصاص لینے کا بیان

(۶۸۷۹) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن زید اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لالچ میں مار ڈالا تھا۔ اس نے لڑکی کو پھر سے مارا پھر لڑکی نبی کریم ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس نے سر کے اشارہ سے انکار کیا۔ آنحضرت ﷺ نے دوبارہ پوچھا کیا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ اس مرتبہ بھی اس نے سر کے اشارے سے انکار کیا۔ آنحضرت ﷺ نے جب تیسری مرتبہ پوچھا تو اس نے سر کے اشارہ سے اقرار کیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے یہودی کو دو پتھروں میں کچل کر قتل کر دیا۔

باب جس کا کوئی قتل کر دیا گیا ہو اسے دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے۔

(۶۸۸۰) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شیبان نحوی نے، ان سے یحییٰ نے، ان سے ابو سلمہ نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ خزاعہ کے لوگوں نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ اور عبد اللہ بن رجاء نے کہا، ان سے حرب بن شداد نے، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک شخص (ابن اثوع) کو اپنے جاہلیت کے مقتول کے بدلہ میں قتل کر دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھیوں کے (شاہ یمن امیرہ کے) لشکر کو روک دیا تھا لیکن اس نے اپنے رسول اور مومنوں کو اس پر غلبہ دیا۔ ہاں یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال

۷- باب مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

۶۸۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحِ لَهَا، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِئَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقَ فَقَالَ: ((أَقْتُلْكَ؟)) فَلَا نَ فَآشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ: فَآشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَآشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ، فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِحَجَرَيْنِ. [راجع: ۲۴۱۳]

۸- باب مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ

قصاص یا دیت جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے۔
۶۸۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خَزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا. وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا حَرْبٌ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ غَامَ فَتَحَ مَكَّةَ قَتَلَتْ خَزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَسَنَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلِ، وَسَلَطَ عَلَيْهِمْ رَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلْ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّمَا

ہو گا اور میرے لیے بھی دن کو صرف ایک ساعت کے لیے۔ اب اس وقت سے اس کی حرمت پھر قائم ہو گئی۔ (سن لو) اس کا کٹنا نہ اکھاڑا جائے، اس کا درخت نہ تراشا جائے اور سوا اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائے اور دیکھو جس کا کوئی عزیز قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں اختیار ہے یا اسے اس کا خون بہا دیا جائے یا قصاص دیا جائے۔ یہ وعظ سن کر اس پر ایک یمنی صاحب ابو شاہ نامی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ! اس وعظ کو میرے لیے لکھوا دیجئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ وعظ ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔ اس کے بعد قریش کے ایک صاحب عباس بن عبد المطلب کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ اذخر گھاس کی اجازت فرما دیجئے کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں میں اور اپنی قبروں میں بچھاتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اذخر گھاس اکھاڑنے کی اجازت دے دی۔ اور اس روایت کی متابعت عبید اللہ نے شیبان کے واسطے سے ہاتھیوں کے واقعہ کے ذکر کے سلسلہ میں کی۔ بعض نے ابو نعیم کے حوالہ سے ”القتل“ کا لفظ روایت کیا ہے اور عبید اللہ نے بیان کیا کہ یا مقتول کے گھر والوں کو قصاص دیا جائے۔

حرب بن شداد کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ نے بھی شیبان سے روایت کیا۔ اس میں بھی ہاتھی کا ذکر ہے۔ بعض لوگوں نے ابو نعیم سے قتل کے بدلے قتل کا لفظ روایت کیا ہے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے اپنی روایت میں (رواہ مسلم) واما یقاد کے بدلے یوں کہا اما ان يعطى الدية واما ان يقاد اهل القتل۔

(۶۸۸۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انhv' nw کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے بیان کیا، ان سے مجاہد بن جبر نے بیان کیا، اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا رواج تھا، دیت کی صورت نہیں تھی۔ پھر اس امت کے لیے یہ حکم نازل ہوا کہ کتب علیکم القصاص فی القتلی الخ، (سورہ بقرہ) ابن عباس نے کہا فمن عفی له سے یہی مراد ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی ہو جائیں اور اتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ

اَحَلَّتْ لِي سَاعَةٌ مِنْ نَهَارٍ، اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَةٌ هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا يُغَصَّدُ شَجَرُهَا وَلَا يُلْتَقِطُ سَائِقِطُهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ الظَّرْفَيْنِ، اِمَّا يُودَى وَاِمَّا يُقَادُ) فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اَبُو شَاهٍ فَقَالَ: اَكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اَكْتُبُوا لِي أَبِي شَاهٍ)) ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِي اِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اِلَّا الْاِذْخِرَ)).

وَتَابَعَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ : الْقَتْلُ وَقَالَ عُيَيْنَةُ اللَّهُ : اِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ.

[راجع: ۱۱۲]

۶۸۸۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ، فَقَالَ اللَّهُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ : ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ﴾ [البقرة : ۱۷۸] اِلَى ﴿وَمَنْ عَفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ

مقتول کے وارث دستور کے موافق قاتل سے دیت کا تقاضا کرتے
وآداء الیہ باحسان سے یہ مراد ہے کہ قاتل اچھی طرح خوش دلی
سے دیت ادا کرے۔

باب جو کوئی ناحق کسی کا خون کرنے کی فکر میں ہو

اس کا گناہ

(۶۸۸۲) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی،
انہیں عبد اللہ بن ابی حسین نے، ان سے نافع بن جبیر نے بیان کیا اور
ان سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں
(مسلمانوں) میں سب سے زیادہ مغفوس تین طرح کے لوگ ہیں۔ حرم
میں زیادتی کرنے والا، دوسرا جو اسلام میں جاہلیت کی رسموں پر چلنے کا
خواہش مند ہو، تیسرے وہ شخص جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے
لیے اس کے پیچھے لگے۔

باب قتل خطا میں مقتول کی موت کے بعد اس کے وارث کا

معاف کرنا

(۶۸۸۳) ہم سے فروہ بن ابی المعراء نے بیان کیا، کہا ہم سے علی بن
مسر نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے
اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ مشرکین نے احد کی لڑائی میں
پہلے شکست کھائی تھی (دوسری سند) امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن
حرب نے بیان کیا، ان سے ابو مروان یحییٰ ابن ابی زکریا نے بیان کیا،
ان سے ہشام نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے بیان کیا کہ ابلیس احد کی لڑائی میں لوگوں میں چچا۔ اے اللہ کے
بندو! اپنے پیچھے والوں سے، مگر یہ سنتے ہی آگے کے مسلمان پیچھے کی
طرف پلٹ پڑے یہاں تک کہ مسلمانوں نے (غلطی میں) حذیفہ کے
والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا۔ اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ
میرے والد ہیں، میرے والد! لیکن انہیں قتل ہی کر ڈالا۔ پھر حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ بیان کیا کہ مشرکین میں کی

الدِّیَّةُ لِي الْعَمْدِ قَالَ: هَلَّا تَبَاغٍ
بِالْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ
بِإِحْسَانٍ. [راجع: ۴۴۹۸]

۹- باب مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ
حَقٍّ

۶۸۸۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ،
حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ
ثَلَاثَةٌ: مُلْجِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتِغٍ فِي
الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَطْلِبٌ دَمَ
امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيَقَ دَمَهُ)).

۱۰- باب الْعَفْوِ فِي الْخَطَا بَعْدَ

الْمَوْتِ

۶۸۸۳- حَدَّثَنَا قُرُوءٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسَهَّرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ
هَزَمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ. وَحَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ بَنِي حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ
يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكْرِيَّا، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ
قُرُوءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ
اللَّهِ أَخْرَاكُم فَرَجَعْتُمْ أَوْلَاهُمْ عَلَى
أَخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حَذِيفَةُ:
أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ؟ فَقَالَ حَذِيفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ
لَكُمْ قَالَ: وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ
حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ.

[راجع: ۳۲۹۰]

ایک جماعت میدان سے بھاگ کر طائف تک پہنچ گئی تھی۔

ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد مسلمان کو مار ڈالا اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے معاف کر دیا کہ دیت کا مطالبہ نہیں چاہتے ہیں لیکن آنحضرت ﷺ نے اپنے پاس سے دیت دلائی۔

۱۱- باب قولِ اللہ تَعَالٰی :

باب اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء میں فرمایا اور یہ کسی مومن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی مومن کو ناحق قتل کر دے

بجز اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی کسی مومن کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا اس پر واجب ہے اور دیت بھی جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کی جائے سوا اس کے کہ وہ لوگ خود ہی اسے معاف کر دیں تو اگر وہ ایسی قوم میں ہو جو تمہاری دشمن ہے در آں حالیکہ وہ بذات خود مومن ہے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا واجب ہے اور اگر ایسی قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے تو دیت واجب ہے جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کی جائے اور ایک مسلم غلام کا آزاد کرنا بھی۔ پھر جس کو یہ نہ میسر ہو اس پر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا واجب ہے، یہ توبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے، بڑا ہی حکمت والا ہے۔

باب جب قاتل ایک مرتبہ قتل کا اقرار کر لے تو اسے قتل کر دیا جائے گا

(۶۸۸۳) مجھ سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی، کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان میں لے کر کچل دیا تھا۔ اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے کیا ہے؟ فلاں نے کیا ہے؟ آخر جب اس یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے اپنے سر کے اشارے سے (ہاں) کہا پھر یہودی لایا گیا اور اس نے اقرار کر لیا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے حکم سے اس کا بھی سر پتھر سے کچل دیا گیا۔ ہمام نے دو پتھروں کا ذکر کیا ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَّةٌ مُسْلِمَةً إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدْيَةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾ [النساء: ۹۲]۔

۱۲- باب إِذَا أَقْرَأَ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ

۶۸۸۴- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَانُ، حَدَّثَنَا هَمَامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكَ هَذَا أَفْلَانُ أَفْلَانُ؟ حَتَّى سَمِعِيَ الْيَهُودِيَّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِئَ بِالْيَهُودِيِّ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرَضَ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَامٌ: بِحَجَرَيْنِ.

[راجع: ۲۴۱۳]

باب عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل کرنا جو عورت کا قاتل ہو
(۶۸۸۵) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریج نے
بیان کیا، کہا ہم سے سعید نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے اور ان سے
انس بن مالک رحمہ اللہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک یہودی کو ایک لڑکی
کے بدلہ میں قتل کرا دیا تھا۔ یہودی نے اس لڑکی کو چاندی کے
زیورات کے لالچ میں قتل کر دیا تھا۔

باب مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں میں بھی

قصاص لیا جائے گا

اہل علم نے کہا ہے کہ مرد کو عورت کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عورت سے مرد کے قتل مثل عمدیا
اس سے کم دوسرے زخموں کا قصاص لیا جائے۔ یہی قول عمر بن
عبد العزیز، ابراہیم، ابو الزناد کا اپنے اساتذہ سے منقول ہے۔ اور ربیع
کی بہن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو
زخمی کر دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا فیصلہ فرمایا
تھا۔

(۶۸۸۶) ہم سے عمر بن علی فلاس نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن
سعید قحطان نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے
موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے اور
ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے منہ میں
(مرض الوفات کے موقع پر) آپ کی مرضی کے خلاف ہم نے دوا
ڈالی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے حلق میں دوا نہ ڈالو لیکن ہم
نے سمجھا کہ مریض ہونے کی وجہ سے دوا پینے سے نفرت کر رہے ہیں
لیکن جب آپ کو ہوش ہوا تو فرمایا کہ تم جتنے لوگ گھر میں ہو سب
کے حلق میں زبردستی دوا ڈالی جائے سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ
اس وقت موجود نہیں تھے۔

باب جس نے اپنا حق یا قصاص سلطان کی اجازت

۱۳- باب قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ

۶۸۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا
عَلَى أَوْصَاحِ لَهَا. [راجع: ۲۴۱۳]

۱۴- باب الْقِصَاصُ بَيْنَ الرَّجَالِ

وَالنِّسَاءِ فِي الْجَرَاحَاتِ

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ: يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ
وَيَذَكَّرُ عَنْ عَمْرِو تَقَادُ الْمَرْأَةِ مِنَ الرَّجُلِ
فِي كُلِّ عَمْدٍ يَنْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا ذُوْنَهَا مِنَ
الْجَرَاحِ وَبِهِ قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
وَالْأَوَاهِمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ
وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرَّبِيعِ إِنْسَانًا فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((الْقِصَاصُ)).

۶۸۸۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا
يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ
أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْضِعٍ
فَقَالَ: ((لَا تَلْدُونِي)) فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ
الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: ((لَا
يَتَقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لَدَّ غَيْرِ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ
لَمْ يَشْهَدْكُمْ)).

[راجع: ۴۴۵۸]

۱۵- باب مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ اقْتَصَرَ

کے بغیر لے لیا

(۶۸۸۷) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے بیان کیا، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں لیکن (قیامت کے دن) سب سے آگے رہنے والے ہیں۔

(۶۸۸۸) اور اسی اسناد کے ساتھ (روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا) اگر کوئی شخص تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا جھنگے وغیرہ سے) تم سے اجازت لیے بغیر جھانک رہا ہو اور تم اسے کنکری مارو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی سزا نہیں ہے۔

(۶۸۸۹) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا، ان سے حمید نے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے گھر میں جھانک رہے تھے تو آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف تیر کا پھل بڑھایا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہے؟ تو انہوں نے بیان کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔

باب جب کوئی جہوم میں مرجائے یا مارا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۶۸۹۰) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو اسامہ نے خبر دی، انہیں ہشام نے خبر دی، کہا ہم کو ہمارے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ احد کی لڑائی میں مشرکین کو پہلے شکست ہو گئی تھی لیکن ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو! پیچھے کی طرف والوں سے بچو! چنانچہ آگے کے لوگ پلٹ پڑے اور آگے والے پیچھے والوں سے (جو مسلمان ہی تھے) بھڑ گئے۔ اچانک حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو ان کے والد یحییٰ رضی اللہ عنہ تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کے بندو! یہ تو میرے والد ہیں، میرے والد بیان کیا کہ اللہ کی

دُونِ السُّلْطَانِ

۶۸۸۷- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ)). [راجع: ۲۳۸]

۶۸۸۸- وَيَا سَنَادَهُ ((لَوْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ، وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذْفَتُهُ بِحَصَاةٍ لَفَقَّاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ)). [طرفه في: ۶۹۰۲].

نہ گناہ ہو گا نہ دنیا کی کوئی سزا لگو ہو گی۔

۶۸۸۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ.

[راجع: ۶۲۴۲]

۱۶- بَابُ إِذَا مَاتَ فِي الزَّحَامِ أَوْ قُتِلَ

۶۸۹۰- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ هَزِمَ الْمُشْرِكُونَ. فَصَاحَ ابْنُ لَيْسٍ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَخْرَأَكُمْ، فَرَجَعَتْ أَوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأَخْرَأَهُمْ فَنَظَرَ حَذِيفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ: فَوَ اللَّهِ مَا اخْتَجَزُوا حَتَّى

قسم مسلمان انہیں قتل کر کے ہی ہے۔ اس پر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ عروہ نے بیان کیا کہ اس واقعہ کا صدمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آخر وقت تک رہا۔

باب اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ ہی کو مار ڈالا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے

(۶۸۹۱) ہم سے کئی بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے، اور ان سے سلمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ جماعت کے ایک صاحب نے کہا عمار! ہمیں اپنی حدی سنائیے۔ انہوں نے حدی خوانی شروع کی تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کون صاحب گا گا کرو انہوں کو ہانک رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ عامر ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ ان پر رحم کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا۔ چنانچہ عامر رضی اللہ عنہ اسی رات کو اپنی ہی تلوار سے شہید ہو گئے۔ لوگوں نے کہا کہ ان کے اعمال برباد ہو گئے، انہوں نے خود کشی کر لی (کیونکہ ایک یہودی پر حملہ کرتے وقت خود اپنی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے) جب میں واپس آیا اور میں نے دیکھا کہ لوگ آپس میں کہہ رہے ہیں کہ عامر کے اعمال برباد ہو گئے تو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے باپ اور ماں فدا ہوں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ عامر کے سارے عمل برباد ہوئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے غلط کہتا ہے۔ عامر کو دو ہزار اجر ملے گا وہ (اللہ کے راستہ میں) مشقت اٹھانے والے اور جہاد کرنے والے تھے اور کس قتل کا اجر اس سے بڑھ کر ہو گا؟

باب جب کسی نے کسی کو دانت سے کاٹا اور کاٹنے والے کا

دانت ٹوٹ گیا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے

(۶۸۹۲) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ میں نے زرارہ بن ابی اوفیٰ

قَتَلُوهُ فَقَالَ حَذِيفَةُ : غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ. قَالَ عُرْوَةُ: لِمَا زَالَتْ لِي حَذِيفَةُ مِنْهُ بَقِيَّةٌ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. [راجع: ۳۲۹۰]

۱۷- باب إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَّةَ لَهُ

۶۸۹۱- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَّثَنَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ السَّائِقُ؟)) قَالُوا: عَامِرٌ فَقَالَ: ((رَحِمَهُ اللَّهُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَا امْتَعَنَّا بِهِ فَأَصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلِيهِ فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبَطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ، فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ إِيذًاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبَطَ عَمَلُهُ، فَقَالَ ((كَذَبَ مَنْ قَالَهَا، إِنَّ لَهُ لِأَخْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ)).

[راجع: ۲۴۷۷]

۱۸- باب إِذَا عَصَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ

تَنَائِيَاهُ

۶۸۹۲- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: سَمِعْتُ زُرَّارَةَ بْنَ أَوْفَى

سے سنا، ان سے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ میں دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ کاٹنے والے کے منہ میں سے کھینچ لیا جس سے اس کے آگے کے دو دانت ٹوٹ گئے پھر دونوں اپنا جھگڑا نبی کریم ﷺ کے پاس لائے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے ہی بھائی کو اس طرح دانت سے کاٹتے ہو جیسے اونٹ کاٹتا ہے تمہیں دیت نہیں ملے گی۔

(۶۸۹۳) ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا، ان سے ابن جریج نے، ان سے عطاء نے، ان سے صفوان بن یعلیٰ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ میں ایک غزوہ میں باہر تھا اور ایک شخص نے دانت سے کاٹ لیا تھا جس کی وجہ سے اسکے آگے کے دانت ٹوٹ گئے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس مقدمہ کو باطل قرار دے کر اسکی دیت نہیں دلائی۔

باب دانت کے بدلے دانت

(۶۸۹۳) ہم سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا، کہا ہم سے حمید طویل نے بیان کیا، ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ نصر کی بیٹی نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا تھا اور اس کے دانت ٹوٹ گئے تھے۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس مقدمہ لائے تو آنحضرت ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔

باب انگلیوں کی دیت کا بیان

(۶۸۹۵) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ اور یہ برابر یعنی چھٹکیا اور انگوٹھا دیت میں برابر ہیں۔

(۶۸۹۶) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے، ان سے قتادہ نے، ان سے عکرمہ نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح سنا۔

باب اگر کئی آدمی ایک شخص کو قتل کر دیں تو کیا قصاص میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَتَزَعَّ يَدَهُ مِنْ لَمَعِهِ فَوَقَعَتْ ثِيَابَهُ، فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((يَغُصُّ أَحَدَكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَغُصُّ الْفَحْلُ لَا دِيَّةَ لَكَ)).

۶۸۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَاَنْتَزَعَ ثِيَابَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ.

[راجع: ۱۸۴۷]

۱۹- باب السِّنُّ بِالسِّنِّ

۶۸۹۴- حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثِيَابَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ.

۲۰- باب دِيَّةِ الْأَصَابِعِ

۶۸۹۵- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يَغْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ)).

۶۸۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

۲۱- باب إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ

سب کو قتل کیا جائے گا یا قصاص لیا جائے گا؟ اور مطرف نے شعبی سے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے ایک شخص کے متعلق گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے تو علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کے بعد وہی دونوں ایک دوسرے شخص کو لائے اور کہا کہ ہم سے غلطی ہو گئی تھی (اصل میں چور یہ تھا) تو علی رضی اللہ عنہ نے ان کی شہادت کو باطل قرار دیا اور ان سے پہلے کا (جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا) خون بہا لیا اور کہا کہ اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم لوگوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

(۶۸۹۶) اور مجھ سے ابن بشار نے بیان کیا، ان سے یحییٰ نے، ان سے عبید اللہ نے، ان سے نافع نے اور ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ ایک لڑکے اصیل نامی کو دھوکے سے قتل کر دیا گیا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سارے اہل صنعاء (يمن کے لوگ) اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔ اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ چار آدمیوں نے ایک بچے کو قتل کر دیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی تھی۔ ابوبکر، ابن زبیر، علی اور سوید بن مقرن نے چائے کا بدلہ دلویا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے درے کی جو مار ایک شخص کو ہوئی تھی اس کا بدلہ لینے کے لیے فرمایا اور علی رضی اللہ عنہ نے تین کوڑوں کا قصاص لینے کا حکم دیا اور شریح نے کوڑے اور خراش لگانے کی سزا دی تھی۔

(۶۸۹۷) ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ نے، ان سے سفیان نے، ان سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ہم نے نبی کریم ﷺ کے مرض میں آپ کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ اشارہ کرتے رہے کہ دوا نہ ڈالی جائے لیکن ہم نے سمجھا کہ مریض کو دوا سے جو نفرت ہوتی ہے (اس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ فرما رہے ہیں) پھر جب آپ کو افاتہ ہوا تو فرمایا۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ دوا نہ ڈالو۔ بیان کیا کہ ہم نے عرض کیا کہ آپ نے دوا سے ناگواری کی وجہ سے ایسا کیا ہو گا؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر

هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَلُ مِنْهُمْ كُلُّهُمْ؟ وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ هِيَ رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ لَفَقَطَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَا بَآخَرَ وَقَالَا: أَخْطَاْنَا فَأَبْطَلْ شَهَادَتَهُمَا وَأَخِذْ بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ تَعْمَدُتُمَا لَفَقَطْتُكُمَا.

۶۸۹۶- وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ، وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ: إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ: مِثْلُهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مَقْرَنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِاللَّزَةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ اسْوَاطٍ، وَاقْتَصَّ شَرِيحٌ مِنْ سَوَاطٍ وَخُمُوشٍ.

۶۸۹۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ، وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلْدُونِي قَالَ: فَقَلْنَا كَرَاهِيَةً الْمَرِيضِ بِالذَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: ((الَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلْدُونِي؟)) قَالَ: فَلْنَا كَرَاهِيَةً لِلذَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَتَّقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لَدًا، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا

ایک کے منہ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں گا سوائے عباس کے کیونکہ وہ اس وقت وہاں موجود ہی نہ تھے۔

الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ)).

[راجعہ: ۴۴۵۸]

باب قسامت کا بیان

۲۲- باب الْقَسَامَةِ

اور اشعث بن قیس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اپنے دو گواہ لاؤ ورنہ اس (مدعی علیہ) کی قسم (پر فیصلہ ہو گا) ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا قسامت میں معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص نہیں لیا (صرف دیت دلائی) اور عمر بن عبدالعزیز نے عدی بن ارطاة کو جنہیں انہوں نے بصرہ کا امیر بنایا تھا ایک مقتول کے بارے میں جو تیل بیچنے والوں کے محلہ کے ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا لکھا کہ اگر مقتول کے اولیاء کے پاس کوئی گواہی ہو (تو فیصلہ کیا جا سکتا ہے) ورنہ خلق اللہ پر ظلم نہ کرو کیونکہ ایسے معاملہ کا جس پر گواہ نہ ہوں قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ)) وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يَقْدِرْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَبْدِ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أُمْرُوهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَبِيلٍ وَجَدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَانِينَ إِنْ وَجَدَ أَصْحَابَهُ بَيِّنَةً، وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ، فَإِنَّ هَذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

(۶۸۹۸) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن عبید نے بیان کیا، ان سے بشیر بن یسار نے، وہ کہتے تھے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب سہل بن ابی حمزہ نے انہیں خبر دی کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ خیر گئے اور (اپنے اپنے کاموں کے لیے) مختلف جگہوں میں الگ الگ گئے پھر اپنے میں کے ایک شخص کو مقتول پایا۔ جنہیں وہ مقتول ملے تھے، ان سے ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے ساتھی کو تم نے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہ ہم نے قتل کیا اور نہ ہمیں قاتل کا پتہ معلوم ہے؟ پھر یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ! ہم خیر گئے اور پھر ہم نے وہاں اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں جو بڑا ہے وہ بات کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قاتل کے خلاف گواہی لاؤ۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس کوئی گواہی نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر یہ (یہودی) قسم کھائیں گے (اور ان کی قسم پر فیصلہ ہو گا) انہوں نے کہا کہ یہودیوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا کہ مقتول کا خون رانگل جائے چنانچہ آپ نے صدقہ کے اونٹوں میں

۶۸۹۸- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: سَهْلُ بْنُ أَبِي حَزْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، وَقَالُوا لِلَّذِي وَجَدَ فِيهِمْ: قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا، قَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ: ((الْكِبَرُ الْكِبَرُ)) فَقَالَ لَهُمْ: ((تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَيَّ مِنْ قَتْلِهِ)) قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ: ((فِيخْلِفُونَ)). قَالُوا: لَا نَرْضَى بِأَعْيَانِ الْيَهُودِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْطَلَّ دَمُهُ فَوَدَّاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

[راجع: ۲۷۰۲]

۶۸۹۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي غُمَّانٍ، حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْغَزِيِّ أَنْزَلَ صَبْرَةَ يَوْمًا لِلنَّاسِ، ثُمَّ إِذِنْ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالَ: نَقُولُ الْقَسَامَةَ الْقَوْدَ بِهَا حَقٌّ، وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَتَصْبِي لِلنَّاسِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُؤُوسُ الْأَجْنَادِ وَاشْرَافُ الْعَرَبِ، أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْضَنٍ بِدِمَشْقٍ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمَضٍ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ؟ قَالَ: ((لَا)) قُلْتُ: فَوَ اللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا قَطُّ، إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِحَيْرَةِ نَفْسِهِ فَقِيلَ، أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوْ لَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي السَّرَقِ، وَسَمَرَ الْأَعْيُنِ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أَحَدُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكَلٍ ثَمَانِيَةَ قَدِمُوا عَلَى

سے سوانح (خود ہی) دیت میں دیئے۔

(۶۸۹۹) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو بشار اسماعیل بن ابراہیم الاسدی نے بیان کیا، کہا ہم سے حجاج بن ابی عثمان نے بیان کیا، ان سے آل ابو قلابہ کے غلام ابو رجاء نے بیان کیا، اس نے کہا کہ مجھ سے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک دن دربار عام کیا اور سب کو اجازت دی۔ لوگ داخل ہوئے تو انہوں نے پوچھا قسامہ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ کسی نے کہا کہ قسامہ کے ذریعہ قصاص لینا حق ہے اور خلفاء نے اس کے ذریعہ قصاص لیا ہے۔ اس پر انہوں نے مجھ سے پوچھا ابو قلابہ تمہاری کیا رائے ہے؟ اور مجھے عوام کے ساتھ لاکھڑا کر دیا۔ میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ کے پاس عرب کے سردار اور شریف لوگ رہتے ہیں آپ کی کیا رائے ہو گی اگر ان میں سے پچاس آدمی کسی دمشق کے شادی شدہ شخص کے بارے میں زنا کی گواہی دیں جبکہ ان لوگوں نے اس شخص کو دیکھا بھی نہ ہو کیا آپ ان کی گواہی پر اس شخص کو رجم کر دیں گے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا آپ کا کیا خیال ہے اگر انہیں (اشراف عرب) میں سے پچاس افراد حصص کے کسی شخص کے متعلق چوری کی گواہی دے دیں اس کو بغیر دیکھے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے؟ فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے کہا پس خدا کی قسم کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو تین حالتوں کے سوا قتل نہیں کرایا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی کو ظلماً قتل کیا ہو اور اس کے بدلے میں قتل کیا گیا ہو۔ دوسرا وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کیا ہو۔ تیسرا وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی ہو اور اسلام سے پھر گیا ہو۔ لوگوں نے اس پر کہا، کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چوری کے معاملہ میں ہاتھ پیر کاٹ دیئے تھے اور آنکھوں میں سلائی پھروائی تھی اور پھر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا تھا۔ میں نے کہا کہ میں آپ لوگوں کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سنا تا ہوں۔ مجھ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ

نے بیان کیا کہ قبیلہ عک کے آٹھ افراد آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑ گئے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے۔ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آنحضرت ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور ہنکالے گئے۔ اس کی اطلاع جب آنحضرت ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا اور ان کے بھی ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی پھر انہیں دھوپ میں ڈلوادیا اور آخر وہ مر گئے۔ میں نے کہا کہ ان کے عمل سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے اسلام سے پھر گئے اور قتل کیا اور چوری کی۔ عنبہ بن سعید نے کہا میں نے آج جیسی بات کبھی نہیں سنی تھی۔ میں نے کہا عنبہ! کیا تم میری حدیث رد کرتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں آپ نے یہ حدیث واقعہ کے مطابق بیان کر دی ہے، واللہ اہل شام کے ساتھ اس وقت تک خیر و بھلائی رہے گی جب تک یہ شیخ (ابو قلابہ) ان میں موجود رہیں گے۔ میں نے کہا کہ اس قسامہ کے سلسلہ میں آنحضرت ﷺ کی ایک سنت ہے۔ انصار کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور آنحضرت ﷺ سے بات کی پھر ان میں سے ایک صاحب ان کے سامنے ہی نکلے (خیبر کے ارادہ سے) اور وہاں قتل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد دوسرے صحابہ بھی گئے اور دیکھا کہ ان کے ساتھی خون میں تڑپ رہے ہیں۔ ان لوگوں نے واپس آکر آنحضرت ﷺ کو اس کی اطلاع دی اور کہا یا رسول اللہ! ہمارے ساتھ گفتگو کر رہے تھے اور اچانک وہ ہمیں (خیبر میں) خون میں تڑپتے ملے پھر آنحضرت ﷺ نکلے اور پوچھا کہ تمہارا کس پر شبہ ہے کہ انہوں نے ان کو قتل کیا ہے۔ صحابہ نے کہا کہ ہم

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيَانَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا)). قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَطْرَدُوا النِّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأَذَرَكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَتْ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ، حَتَّى مَاتُوا. قُلْتُ وَآيُ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ؟ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَقَالَ عُنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ: وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُ فَقُلْتُ: ارْتَدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عُنْبَسَةُ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ جِئْتُ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهُ لَا يَزَالُ هَذَا الْجَنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهَرِهِمْ قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ، فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ يَتَحَدَّثُ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ،

سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے ہی قتل کیا ہے پھر آپ نے یہودیوں کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا کیا تم نے انہیں قتل کیا ہے؟ انہوں نے انکار کر دیا تو آپ نے فرمایا کیا تم مان جاؤ گے اگر پچاس یہودی اس کی قسم کھا لیں کہ انہوں نے مقتول کو قتل نہیں کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یہ لوگ ذرا بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہم سب کو قتل کرنے کے بعد پھر قسم کھالیں (کہ قتل انہوں نے نہیں کیا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور خون بہا کے مستحق ہو جائیں۔ صحابہ نے عرض کیا ہم بھی قسم کھانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے انہیں اپنے پاس سے خون بہا دیا (ابو قلابہ نے کہا کہ) میں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اپنے میں سے نکال دیا تھا پھر وہ شخص بطحاء میں یمن کے ایک شخص کے گھر رات کو آیا۔ اتنے میں ان میں سے کوئی شخص بیدار ہو گیا اور اس نے اس پر تلوار سے حملہ کر کے قتل کر دیا۔ اس کے بعد ہذیل کے لوگ آئے اور انہوں نے یمنی کو (جس نے قتل کیا تھا) پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے جج کے زمانہ میں اور کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کر دیا ہے۔ یمنی نے کہا کہ انہوں نے اسے اپنی برادری سے نکال دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب ہذیل کے پچاس آدمی اس کی قسم کھائیں کہ انہوں نے اسے نکالا نہیں تھا۔ بیان نہا کہ پھر ان میں سے انچاس آدمیوں نے قسم کھائی پھر انہیں کے قبیلہ کا ایک شخص شام سے آیا تو انہوں نے اس سے بھی مطالبہ کیا کہ وہ قسم کھائے لیکن اس نے اپنی قسم کے بدلہ میں ایک ہزار درہم دے کر اپنا پیچھا قسم سے چھڑا لیا۔ ہذیلوں نے اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو تیار کر لیا پھر وہ مقتول کے بھائی کے پاس گیا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ملایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر ہم پچاس جنہوں نے قسم کھائی تھی روانہ ہوئے۔ جب مقام نخلہ پر پہنچے تو بارش نے انہیں آلیا۔ سب لوگ پہاڑ کے ایک غار میں گھس گئے اور غار ان پچاسوں کے اوپر گر پڑا۔ جنہوں نے قسم کھائی تھی اور سب

فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ((بِمَنْ تَطَّوْنُ أَوْ تَرَوْنَ قَتْلَهُ؟)) قَالُوا: نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلْتَهُ، فَأَرْسَلْنَا إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاؤُهُمْ فَقَالَ: ((انْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟)) قَالُوا: لَا. قَالَ: ((أَتَرْضَوْنَ نَفْلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ؟)) فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ، ثُمَّ يَخْلِفُونَ قَالَ: ((افْتَسَحِقُوا الدِّيَةَ بِإِيمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟)) قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَخْلِفَ قُودَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هَذِيلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَحَدَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هَذِيلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِي فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمُوسِمِ، وَقَالُوا: قُتِلَ صَاحِبُنَا فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ، فَقَالَ: يَقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هَذِيلٍ مَا خَلَعُوهُ، قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ بَسْعَةً وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَقْسِمَ فَانْتَدَى يَمِينُهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَذْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ، فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ، فَقَرَرَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالُوا: فَانْطَلَقْنَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةٍ أَخَذَتْهُمْ السَّمَاءُ. فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْهَجَهُمُ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَقْبَلَتِ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ، فَكَسَرَ

کے سب مر گئے۔ البتہ دونوں ہاتھ ملانے والے بچ گئے۔ لیکن ان کے پیچھے سے ایک پتھر لڑھک کر گرا اور اس سے مقتول کے بھائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اس کے بعد وہ ایک سال اور زندہ رہا پھر مر گیا۔ میں نے کہا کہ عبدالملک بن مروان نے قسامہ پر ایک شخص سے قصاص لی تھی پھر اسے اپنے کئے ہوئے پر ندامت ہوئی اور اس نے ان بچپاسوں کے متعلق جنہوں نے قسم کھائی تھی حکم دیا اور ان کے نام رجسٹر سے کاٹ دیئے گئے پھر انہوں نے شام بھیج دیا۔

باب جس نے کسی کے گھر میں جھانکا اور انہوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر دیت واجب نہیں ہوگی

(۶۹۰۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا ان سے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ میں جھانکنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیر کا پھل لے کر اٹھے اور چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو مار دیں۔

(۶۹۰۱) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا ان سے ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں سهل بن سعد الساعدي رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے دروازہ کے ایک سوراخ سے اندر جھانکنے لگے۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس لوہے کا کنگھا تھا جس سے آپ سر جھاڑ رہے تھے۔ جب آپ نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم میرا انتظار کر رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ میں چھو دیتا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ (گھر کے اندر آنے کا) اذن لینے کا حکم دیا گیا ہے وہ اسی لیے تو ہے کہ نظر نہ پڑے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بغیر اجازت کے کسی کے گھر میں جھانکنا اور داخل ہونا منع ہے اگر اجازت ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔ سلام کر کے اپنے گھر میں یا غیر کے گھر داخل ہونا چاہیئے۔

(۶۹۰۲) ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے

رَجُلٌ أَحْيَى الْمَقْتُولَ، فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ، قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ، ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ، فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا، فَمَحُوا مِنَ الدِّيَارِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ.

[راجع: ۲۳۳]

۲۳- باب من اطلع في بيت قوم ففقئوا عينه فلا دية له

۶۹۰۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ جُحْرِ فِي حُجْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمِشْقَصٍ وَجَعَلَ يَحْتَلُهُ لِيُطْعِمَهُ. [راجع: ۶۲۵۲]

۶۹۰۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ فِي جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ تَنْتَظِرُنِي لَطَعْتُ بِهَ فِي عَيْنَيْكَ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قَبْلِ الْبَصْرِ)). [راجع: ۵۹۲۴]

۶۹۰۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے، ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جب کہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے اور تم اسے کنکری مار دو جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((لَوْ أَنَّ امْرَأًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ)). [راجع: ۶۸۸۸]

اور نہ اس پر دیت ہی دی جائے گی۔

باب عاقلہ کا بیان

۲۴- باب الْعَاقِلَةِ

ہر آدمی کا عاقلہ وہ لوگ ہیں جو اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں یعنی اس کی دو حیاں والے۔

(۶۹۰۳) ہم سے صدقہ بن الفضل نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن عیینہ نے خبر دی، ان سے مطرف نے بیان کیا، کہا کہ میں نے شعبی سے سنا، کہا کہ میں نے ابو جحیفہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے اور ایک مرتبہ انہوں نے اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے دانے سے کوئیل کو پھاڑ کر نکالا ہے اور مخلوق کو پیدا کیا۔ ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ سوا اس سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے پوچھا صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا خون بہا (دیت) سے متعلق احکام اور قیدی کے چھڑانے کا حکم اور یہ کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

۶۹۰۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مَطْرَفٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهَمَّا يَغْطِي رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفَكَاتُ الْأَسِيرِ وَإِنْ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

[راجع: ۱۱۱]

باب عورت کے پیٹ کا بچہ جو ابھی پیدا نہ ہوا ہو

۲۵- باب جَنِينِ الْمَرْأَةِ

(۶۹۰۴) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ (دوسری سند) امام بخاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اور ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسری کو (پتھر سے) مارا جس سے ایک کے پیٹ کا بچہ (جنین) گر گیا پھر اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۹۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلَ رَمَتَا إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا، فَقَضَى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا بَغْرَةٌ عَبْدُ أَوْ أَمَةٍ.

[راجع: ۵۷۵۸]

(۶۹۰۵) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ایک عورت کے حمل گرا دینے کے خون بہا کے سلسلہ میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے غلام یا کنیز کا اس سلسلے میں فیصلہ کیا تھا۔

(۶۹۰۶) پھر حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی گواہی دی کہ جب آنحضرت ﷺ نے اس کا فیصلہ کیا تھا تو وہ موجود تھے۔

(۶۹۰۷) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے ہشام نے، ان سے ان کے والد نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کہ کس نے نبی کریم ﷺ سے حمل گرنے کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے؟ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے، آپ نے اس میں ایک غلام یا کنیز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

(۶۹۰۸) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس پر اپنا کوئی گواہ لاؤ۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

(۶۹۰۸ م) مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن سابق نے بیان کیا، کہا ہم سے زائدہ نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، انہوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے تھے کہ امیر المؤمنین نے ان سے عورت کے حمل گرا دینے کے (خون بہا کے سلسلے میں) ان سے اسی طرح مشورہ کیا تھا آخر تک۔

باب پیٹ کے بچے کا بیان اور اگر کوئی عورت خون کرے تو

۶۹۰۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ.

۶۹۰۶ - فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِهِ.

۶۹۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي السَّقَطِ وَقَالَ الْمُغِيرَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بَغْرَةٌ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ. [راجع: ۶۹۰۵]

۶۹۰۸ - قَالَ: أَنْتَ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ، مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هَذَا.

[راجع: ۶۹۰۶]

۶۹۰۸ م - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ.

[راجع: ۶۹۰۵]

۲۶ - بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ

اس کی دیت دھیال والوں پر ہوگی نہ کہ اس کی اولاد پر

(۶۹۰۹) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحيان کی ایک عورت کے جنین (کے گرنے) پر ایک غلام یا کنیز کا فیصلہ کیا تھا پھر وہ عورت جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے دیت دینے کا فیصلہ کیا تھا اس کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور دیت اس کے دھیال والوں کو دینی ہوگی۔

(۶۹۱۰) ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابن المسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں اور ایک نے دوسری عورت پر پتھر پھینک مارا جس سے وہ عورت اپنے پیٹ کے بچے (جنین) سمیت مر گئی۔ پھر (مقتولہ کے رشتہ دار) مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے دربار میں لے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فیصلہ کیا کہ پیٹ کے بچے کا خون بہا ایک غلام یا کنیز دینی ہوگی اور عورت کے خون بہا کو قاتل عورت کے عاقلہ (عورت کے باپ کی طرف سے رشتہ دار عصبہ) کے ذمہ واجب قرار دیا۔

باب جس نے کسی غلام یا بچہ کو کام کے لیے عاریتاً مانگ لیا جیسا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مدرسہ کے معلم کو لکھ بھیجا تھا کہ میرے پاس اون صاف کرنے کے لیے کچھ غلام بچے بھیج دو اور کسی آزاد کو نہ بھیجنا

(۶۹۱۱) مجھ سے عمر بن زرارہ نے بیان کیا، کہا ہم کو اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی، انہیں عبدالعزیز نے اور ان سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے

عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ
۶۹۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ، ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَفَّتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.

[راجع: ۵۷۵۸]

۶۹۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِيلٍ فَرَمَتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ: عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ، وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا.

[راجع: ۵۷۵۸]

۲۷ - بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا وَيَذْكُرُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا يَنْفُسُونُ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا.

۶۹۱۱ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ

بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑ کر آنحضرت ﷺ کے پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ! انس سمجھدار لڑکا ہے اور یہ آپ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت سفر میں بھی کی اور گھر پر بھی۔ واللہ آنحضور ﷺ نے کبھی مجھ سے کسی چیز کے متعلق جو میں نے کر دیا ہو یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں کیا اور نہ کسی ایسی چیز کے متعلق جسے میں نے نہ کیا ہو آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اس طرح کیوں نہیں کیا۔

باب کان میں دب کر اور کنویں میں گر کر مرنے والے کی

دیت نہیں ہے

(۶۹۱۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن شہاب نے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے اگر کسی کو زخمی کر دیں تو ان کا خون بہا نہیں، کنویں میں گرنے کا کوئی خون بہا نہیں، کان میں دبنے کا کوئی خون بہا نہیں اور دھینے میں پانچواں حصہ ہے۔

باب چوپایوں کا نقصان کرنا اس کا کچھ تاوان نہیں

اور ابن سیرین نے بیان کیا کہ علماء جانور کے لات مار دینے پر تاوان نہیں دلاتے تھے لیکن اگر کوئی لگام موڑتے وقت جانور کو زخمی کر دیتا تو سوار سے تاوان دلاتے تھے اور حماد نے کہا کہ لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی شخص کسی جانور کو اکسائے (اور اس کی وجہ سے جانور کسی دوسرے کو لات مارے) تو اکسانے والے پر تاوان ہو گا۔ شریح نے کہا کہ اس صورت میں تاوان نہیں ہو گا جبکہ بدلہ لیا ہو کہ پہلے اس نے جانور کو مارا اور پھر جانور نے اسے لات سے مارا۔ حکم نے کہا اگر کوئی مزدور کسی گدھے کو ہانک رہا ہو جس پر عورت

الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيْسٌ فَلْيَخْذَمْكَ، قَالَ: لَفَخَدْمَتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لَمْ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟ [راجع: ۲۷۶۸]

۲۸- باب الْمَعْدِنِ جُبَّارٍ وَالْبَنْرِ

جُبَّارٍ

۶۹۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْعَجَمَاءُ جَرَحُهَا جُبَّارٌ، وَالْبَنْرُ جُبَّارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَّارٌ، وَفِي الرَّكَازِ الْخُمْسُ)). [راجع: ۱۴۹۹]

۲۹- باب الْعَجَمَاءِ جُبَّارٍ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: كَانُوا لَا يُضْمَنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ، وَيُضْمَنُونَ مِنَ رَدِّ الْعِنَانِ. وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ، وَقَالَ شَرِيحٌ: لَا يُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا، وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ: إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَاتَّعَبَهَا فَهُوَ

ضَامِنٌ لِّمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مَتْرُوسًا لَمْ يَضْمَنْ.

سوار ہو پھر وہ عورت گر جائے تو مزدور پر کوئی تاوان نہیں اور شعبی نے کہا کہ جب کوئی جانور ہانک رہا ہو اور پھر اسے تھکا دے تو اس کی وجہ سے اگر جانور کو کوئی نقصان پہنچا تو ہانکنے والا ضامن ہو گا اور اگر جانور کے پیچھے رہ کر اس کو (معمولی طور سے) آہستگی سے ہانک رہا ہو تو ہانکنے والا ضامن نہ ہو گا۔

کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں یہ اتفاقی واردات ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہوا اگر کوئی بے تحاشا جانور یا گاڑی کو سخت بھگائے اور شارع عام میں اور اس سے کسی کو نقصان پہنچے تو تاوان دینا ہو گا قانون میں بھی یہ فعل داخل جرم ہے۔

۶۹۱۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْعَجَمَاءُ عَقْلُهَا جَبَّارٌ، وَالْبَنَرُ جَبَّارٌ، وَالْمَعْدِنُ جَبَّارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ)).

۶۹۱۳ (ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، انہوں نے محمد بن زیاد سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپ نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے، اسی طرح کان میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے، اسی طرح کنویں میں کام کرنے سے اور جو کافروں کا مال گڑا ہوا ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار میں لیا جائے گا۔)

[راجع: ۱۴۹۹]

باب اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے

تو کتنا بڑا گناہ ہو گا

۶۹۱۴- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّغَاهِدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا)).

۶۹۱۴ (ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے، کہا ہم سے حسن بن عمرو قیقی نے، کہا ہم سے مجاہد نے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے، آپ نے فرمایا جو شخص ایسی جان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اس کی امان دے چکا ہو) جیسے ذمی کافر کو تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھے گا (چہ جائیکہ اس میں داخل ہو) حالانکہ بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے۔)

[راجع: ۳۱۶۶]

اس میں وہ سب کافر آگئے جن کو دارالاسلام میں امان دیا گیا ہو خواہ بادشاہ اسلام کی طرف سے جزیہ یا صلح پر یا کسی مسلمان نے اس کو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اس کافر کی جان لینا یا اس کا مال لوٹنا شرع اسلام کی رو سے درست ہے۔ مثلاً وہ کافر جو دارالاسلام سے باہر سرحد پر رہتے ہوں، ان کی سرحد میں جا کر ان کو یا ان کی کافر رعیت کو لوٹنا حلال ہے۔ اسماعیلی کی روایت میں یوں ہے کہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبرانی کی ایک روایت میں سو برس مذکور ہیں۔ دوسری

روایت میں پانچ سو برس اور فردوس دہلی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہیں اور یہ تعارض نہیں اس لیے کہ ہزار برس کی راہ سے ہشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے تو پانچ سو یا سو یا ستر یا چالیس برس کی راہ سے اور زیادہ محسوس ہوگی۔

باب ۳۱- باب لا یقتل المسلم بالکافر

۶۹۱۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ: ح وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَحِيفَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ، إِلَّا فَهَمَّا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ، وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفَكَأَكُ الْأَسِيرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

[راجع: ۱۱۱]

(۶۹۱۵) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے، کہا ہم سے مطرف بن طریف نے، ان سے عامر شعبی نے بیان کیا ابو جحیفہ سے روایت کر کے، کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ (دوسری سند) امام بخاری نے کہا اور ہم سے صدقہ بن الفضل نے، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی، کہا ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا، کہا میں نے عامر شعبی سے سنا، وہ بیان کرتے تھے میں نے ابو جحیفہ سے سنا، انہوں نے کہا میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس اور بھی کچھ آیتیں یا سورتیں ہیں جو اس قرآن میں نہیں ہے (یعنی مشہور مصحف میں) اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا جو عام لوگوں کے پاس نہیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس خدا کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو پیدا کیا ہمارے پاس اس قرآن کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ البتہ ایک سمجھ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی کتب کی جس کو چاہتا ہے عنایت فرماتا ہے اور وہ جو اس ورق میں لکھا ہوا ہے۔ ابو جحیفہ نے کہا اس ورق میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے کہا دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام اور یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

حنفیہ نے اس صحیح حدیث کو جو اہل بیت رسالت سے مروی ہے چھوڑ کر ایک ضعیف حدیث سے دلیل لی ہے جس کو دار قطنی اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکالا کہ آنحضرت نے ایک مسلمان کو کافر کے بدلے قتل کرایا حالانکہ دار قطنی نے خود صراحت کر دی ہے کہ اس کا راوی ابراہیم ضعیف ہے اور بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث راوی کی غلطی ہے اور بحالت انفرادی ایسی روایت حجت نہیں۔ خصوصاً جبکہ مرسل بھی ہو اور مخالف بھی ہو۔ احادیث صحیحہ کے حافظ نے کہا اگر تسلیم بھی کر لیں کہ یہ واقعہ صحیح نہایت ہے یہ حدیث اس حدیث سے منسوخ نہ ہوگی کیونکہ یہ حدیث لا یقتل مسلم بکافر آپ نے فتح مکہ کے دن فرمائی۔

۳۲- باب إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا

باب اگر مسلمان نے غصے میں یہودی کو طمانچہ (تھپڑ) لگایا (تو قصاص نہ لیا جائے گا) اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

عِنْدَ الْغَضَبِ

آنحضرت ﷺ سے روایت کیا

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

اس باب کے لائنے سے امام بخاری کی غرض اگلے باب کے مطلب کو تقویت دینا ہے کہ جب طمانچہ میں مسلمان اور کافر

میں قصاص نہ لیا گیا تو قتل میں بھی قصاص نہ لیا جائے گا مگر یہ جہت انہی لوگوں کے مقابلے میں پوری ہو گی جو طمانچہ میں قصاص تجویز کرتے ہیں۔

(۶۹۱۶) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے، انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ نے فرمایا دیکھو اور پیغمبروں سے مجھ کو فضیلت مت دو۔

یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی تو ہیں یا تحقیر نکلے یا اس طرح سے کہ لوگوں میں جھگڑا فساد پیدا ہو حالانکہ اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کی مختصر ہے۔

(۶۹۱۷) ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے، انہوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن مازنی) سے، انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا یہود میں سے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا، اس کو کسی نے طمانچہ لگایا تھا۔ کہنے لگا اے محمد! (ﷺ) تمہارے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص (نام نامعلوم) نے مجھ کو طمانچہ مارا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا اس کو بلاؤ تو انہوں نے بلایا (وہ حاضر ہوا) آپ نے پوچھا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ! ایسا ہوا کہ میں یہودیوں پر سے گزرا، میں نے سنا یہ یہودی یوں قسم کھا رہا تھا قسم اس پروردگار کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا۔ میں نے کہا کیا محمد ﷺ سے بھی وہ افضل ہیں اور اس وقت مجھ کو غصہ آگیا۔ میں نے ایک طمانچہ لگا دیا (غصے میں یہ خطا مجھ سے ہو گئی) آپ نے فرمایا (دیکھو خیال رکھو) اور پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو قیامت کے دن ایسا ہو گا سب لوگ (نبیت خداوندی سے) بیہوش ہو جائیں گے پھر میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ کیا دیکھوں گا موسیٰ (مجھ سے بھی پہلے) عرش کا ایک کونہ تھامے کھڑے ہیں اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا کوہ طور پر جو (دنیا میں) بیہوش ہو چکے تھے اس کے بدل وہ آخرت میں بیہوش ہی نہ ہوں گے۔

۶۹۱۶- حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)). [راجع: ۲۴۱۲]

۶۹۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَطَمَ وَجْهَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ وَجْهِي قَالَ: ((اذْعُوهُ)) فَدَعُوهُ قَالَ: ((لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَخَذَتْنِي غَضَبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ: ((لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْنَعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفِيْقُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَذْرِي أَفَاقَ قَلْبِي أَمْ جُرِّي بِصَفْقَةِ الطُّورِ)).